السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص روزے کی حالت میں تمام دن سویا رہتا ہے اور صرف فرض نمازوں کے لیے بیدار ہوتا ہے (نماز پڑھ کر) پھر سو جاتا ہے تو اس کے روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ سوال دو حالتوں پر مشتمل ہے:

ایک حالت تو یہ ہے کہ ایک آدمی سارا دن سویا رہتا ہے اور وہ دن کو بیدار ہی نہیں ہوتا تو بے شک یہ شخص گناہ گار اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے کہ نماز کو اوقات کے مطابق ادا نہیں کرتا اور پھر باجماعت ادا نہیں کرتا کہ ترک جماعت حرام ہے اور اس سے روزے کا اجر وثواب کم ہو جائے گا۔ اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی شخص محل تو بنائے مگر شہر تباہ وبرباد کر دے۔ ایسے شخص کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کرے اور نیند سے بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرے۔

دوسری حالت یہ ہے کہ آدمی دن کو سوئے مگر فرض نمازوں کو ان کے اوقات میں باجماعت بھی ادا کرے تو یہ آدمی گناہ گار تو نہیں ہو گا لیکن زیادہ سونے کی وجہ سے اپنے آپ کو خیر کثیر سے محروم کرے گا، کیونکہ روزے دار کو چاہیے کہ وہ دن کے وقت نماز، ذکر الٰہی، دعا اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول رہے تاکہ اس روزے میں بہت سی عبادتیں یکجا ہو جائیں، انسان جب روزے کی حالت میں عبادت کا اپنے آپ کو عادی بنا لے تو اس کے لیے دیگر ایام میں بھی عبادت کرنا آسان ہو جاتا ہے اور اگر وہ روزے کی حالت میں بھی سستی، کوتاہی اور آرام پسندی کا عادی بن جائے تو دیگر ایام میں بھی اس کی یہی عادت ہو گی، روزے کی حالت میں بھی اسے عبادت اور اعمال صالحہ بہت دشوار محسوس ہوں گے۔ لہذا اس شخص کو میری نصیحت یہ ہے کہ روزے کی حالت میں سارا دن سو کر نہ گزارے بلکہ اس وقت کو غنیمت جانے اور عبادت میں گزارے۔ الحمد للہ آج کل تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں ائیر کنڈیشنز اور اس طرح کی اور بھی بہت سی سہولتیں عطا فرما رکھی ہیں جن کی وجہ سے روزے رکھنا بہت آسان ہو گیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج2 صفحہ172

محدث فتویٰ